43

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن	عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا	دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

فہرست مضامین

ایڈیٹر :- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ - مہر محمد خان ۔

جلد ۱۰	مطابق یکم ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۲۲ء	نمبر ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے عوارض جن کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے۔ تخفیف ہے۔ مگر جسمانی کمزوری ابھی موجود ہے ۔

حرم ثالث خدا کے فضل سے صحت میں ترقی کر رہے ہیں ۔

یکم اگست کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی جو درس قرآن کریم شروع فرمانے والے ہیں۔ اسمیں شمولیت کے لئے بعض احباب آ چکے ہیں۔ اُمید ہے کہ تاریخ مقررہ تک کافی تعداد میں آ جاوینگے ۔

۲۶ جولائی سے مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول ہو می تعطیلات کی وجہ سے دو ماہ کے لئے بند ہوئے ۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

۱۹ نو مسلم و نو احمدی

(گذشتہ سے پیوستہ)

عید مبارک عید کے موقعہ پر عاجز نے وفد تبلیغ کی طرف سے ذیل کا پیغام غیر احمدی رؤساء کو مطبوعہ خط کے ذریعہ سے دیا :-

مکرمی! میں وفد تبلیغ احمدیہ کی طرف سے آپ کو صدق دل سے عید مبارک عرض کرتا ہوں۔ اور آپ کی دینی و دنیوی بہتری کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ اس موقعہ پر میں جو بہترین تحفہ آپکی نذر کر سکتا ہوں۔ وہ مسیح موعود سیدنا احمد علیہ السلام کا

پیغام ہے۔ میں اسے پیش کرتا ہوں ۔

پیارے بھائی! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

ستفترق اُمتی علی ثلٰثۃ وسبعین فرقۃ کلھا فی النار الا واحدۃ منھا - میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی - اور سب دوزخ میں جائینگے - اِس صرف ایک نجات یافتہ ہو گا ۔

(۲) ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ کل مائۃ من یجدد لھا دینھا - اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر میری اُمت میں ایک مصلح پیدا کریگا - جو ان کے لئے ان کے دین کی اصلاح کریگا ۔

(۳) من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ - جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچانتا

وہ جہالت کی موت مرتا ہے۔ (جیسے ابوجہل)

اب اے برادر عزیز! وہ کونسی اسلامی جماعت ہے جو اللہ و رسول کی رضا کی راہ پر چل رہی ہے۔ موعود مصلح چودہویں صدی کہاں ہے۔ کیا اس صدی سے ہم سال نہیں گذر چکے؟

پیارے! اس زمانہ کے امام کی تلاش کر کیونکہ بغیر معرفت امام تم خدا کے غضب کے نیچے ہو گے میں آج تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور سیدنا احمد مصلح عالمگیر۔ مہدی معہود مسیح موعود کے دعاوی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

اسکے ساتھ حضرت مسیح موعود کے بعض عربی اشعار بھی نقل کئے گئے۔

نومسلم و نو احمدی

گذشتہ رپورٹ کے بعد دو مسیحی۔ ایک بت پرست اور ۱۶ غیر احمدی داخل بیعت ہوچکے۔ یہ ۱۹ ایسے اشخاص ہیں۔ جنہوں نے مسجد میں بیعت کی۔ اور نام لکھ لئے گئے۔ اس کے علاوہ بہت ہیں۔ جو درس۔ لیکچر اور جمعہ میں شامل ہوتے ہیں اور اپنے تئیں احمدی سمجھتے ہیں۔ مگر بیعت کھلے نہیں ہیں۔ اللہ تعالے بہت جلد پوری کامیابی کا وقت لا رہا ہے۔

فضل الرحمٰن

عزیز فضل الرحمٰن گولڈ کوسٹ بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ اور باقاعدہ چارج لیکر کام میں مصروف ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ اس نوعمر عزیز کو حوادث سے محفوظ رکھے۔ نائجیریا اور گولڈ کوسٹ دو علیحدہ علیحدہ ملک ہیں۔ زبان بھی مختلف۔ لوگوں کی عادات و اطوار بھی جداگانہ۔ ڈاک کبھی کبھی دو ماہ تک نہیں ملتی بہت جلد ہو۔ تو پندرہ بیس روز بعد۔ گولڈ کوسٹ میں پانی کی قلت۔ خوراک کی عدم دستیابی۔ گرانی۔ ذرائع آمد و رفت کی مشکل۔ پھر لوگ بالکل جاہل۔ مزید برآں مالی تنگی وغیرہ ایسی مشکلات ہیں۔ جن کو میں ہی محسوس کر سکتا ہوں۔ اسلئے احباب ان کے لئے بہت دعا کریں میں ان کو اپنے پاس رکھتا۔ مگر گولڈ کوسٹ کے لوگ بد دل ہو رہے تھے۔ اور مخالفین نے ریشہ دوانیاں شروع کر دی تھیں۔ عیسائی ایک طرف شرارت کرنے لگے تھے اور رہوسا غیر احمدی دوسری طرف۔ احمدیوں کو بدظن کرنے میں کوشاں تھے۔ اسلئے ان کو جلد ان کے اصل مقام پر بھیجدیا۔

عزیز فضل الرحمٰن کے دوست ان کو ضرور تسلی محبت اور ہندوستان کے مفصل حالات سے مطلع کرنے والے خط متواتر لکھتے رہا کریں۔ ان کا پتہ حسب ذیل ہے:۔

Maulvi Fazal Rahman Hakeem
Missionary
Ahmadia Movement
Commercial Road
Salt Pond. Gold coast. W. Africa

ماہ اگست میں روزانہ لیکچروں کا سلسلہ

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ینچے ذیل کا عریضہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ مع جواب نقل کرتا ہوں:۔

بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ درس جو حضور ماہ اگست ۱۹۲۳ء میں دینگے اس کا وقت غالباً ظہر تا مغرب ہے۔ میری خواہش ہے۔ کہ صبح ۷ بجے سے ۸ بجے تک ایک گھنٹہ تک روزانہ سلسلہ عالیہ کے اہم مضامین سے کسی ایک مضمون پر تقریر کروں۔ جو بطور نوٹ لکھوائے گئے ہوں۔ مثلاً وفات مسیح۔ عدم رجوع موتیٰ وغیرہ وغیرہ اس طرح بزعم ناقص۔ آنے والوں کے لئے سلسلہ کے اکثر مضامین کا ایک ذخیرہ تیار ہو جائیگا۔ لیکن بغیر حضور کی اجازت کے میں یہ جرات نہیں کر سکتا۔ سید محمد اسحٰق۔

مکرمی! السلام علیکم۔ نیت اچھی بات ہے اللہ تعالیٰ توفیق صالح عطا فرمائے۔

خاکسار۔ میرزا محمود احمد

نوٹ:۔ امید ہے کہ تمام احباب دعا فرمائینگے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لیکچروں کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میرے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکلے۔ جو خلاف حق ہو نیز مجھے اور سننے والوں کو فائدہ ہو۔

سید محمد اسحٰق۔ قادیان

گوشوارہ آمد چندہ خاص تا ۲۰ جولائی ۲۳ء

(اسمیں وہ رقوم داخل ہیں جن کے تبادلہ کی درخواستیں پہنچ چکی ہیں)

نمبر شمار	نمبر سابقہ	نام حلقہ	رقم
۱	۱	قادیان گورداسپور	۱۳۱۷۹-۶-۶
۲	۳	فیروز پور	۴۴۲۴-۱-۰
۳	۲	بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ	۳۶۶۱-۱۵-۰
۴	۴	لاہور	۳۲۴۳-۰-۰
۵	۸	ہندوستان	۲۷۸۷-۱-۹
۶	۵	دکن	۲۳۴۲-۴-۰
۷	۷	پٹیالہ۔ انبالہ۔ جنید	۲۲۴۲-۸-۰
۸	۶	سرحد	۲۱۰۵-۱۲-۰
۹	۱۰	جالندھر۔ ہوشیارپور۔ لدھیانہ	۲۰۰۰-۱۱-۳
۱۰	۹	کشمیر۔ راولپنڈی۔ ہزارہ	۱۸۶۲-۳-۰
۱۱	۱۹	ممالک بیرونی	۱۸۰۳-۸-۰
۱۲	۱۶	گجرات	۱۷۳۷-۴-۰
۱۳	۱۲	بلوچستان ڈیرہ غازیخان کیمبل پور	۱۶۳۷-۵-۰
۱۴	۱۱	سیالکوٹ۔ امرتسر	۱۵۷۹-۱۲-۰
۱۵	۱۴	دہلی۔ شملہ۔ حصار	۱۴۱۳-۸-۰
۱۶	۱۸	منٹگمری۔ ملتان۔ سندھ	۱۳۳۴-۱۱-۰
۱۷	۱۳	گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ	۱۲۹۷-۱۰-۰
۱۸	۱۵	لائل پور۔ جھنگ	۴۰۷-۳-۹
۱۹	۱۷	شاہ پور	۹۱۷-۲-۰
		میزان کل	۵۱۶۷۶-۱۴-۰

زراعت پیشہ احباب کا چندہ اب تک نہیں آیا۔ سیالکوٹ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ گوجرات۔ منٹگمری وغیرہ سے ابتک چندہ جیسا کہ چاہیئے نہیں پہونچا۔ اس فہرست کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سب سے آخر علاقے زراعت پیشہ احباب کے ہیں۔ اور ان سب سے پیچھے شاہ پور بار کا علاقہ ہے۔ جن کے اولوالعزم احباب نے معلوم نہیں اب تک کیوں توجہ نہیں کی ہے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۲۷ جولائی ۱۹۲۲ء

مسلمانوں کی اخلاقی اور تمدنی اصلاح
(نمبر ۲)

گذشتہ پرچہ میں جس مضمون کا ذکر تھا۔ اسمیں جہاں یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ وہاں یہ بھی واضح کیا گیا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے اس وقت تک جس قدر کوششیں کی گئی ہیں۔ وہ بھی بالکل بے نتیجہ اور بے کار ثابت ہوئی ہیں۔ اور اب سوراج جس پر اسقدر زور دیا جارہا ہے۔ اس سے بھی بہتری کی کوئی توقع نہیں پھر وہ کونسی صورت اور کیا طریق ہے۔ جس سے مسلمان ادبار اور تنزل۔ ظلمت اور تاریکی ۔ لانچہ میں اور بے دینی سے نکل سکتے ہیں۔ اس کے لئے پہلی امم پر نظر کرنی چاہیئے۔ اور ان اقوام کی حالت کو دیکھنا چاہیئے۔ جو ایک وقت خدا کی برگزیدہ کہلاتی تھیں۔ لیکن پھر اپنی غلط کاریوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے تباہی اور بربادی کے گڑھے میں گر گئیں۔ کہ انھوں نے اس حد تک پہنچنے کے بعد کس طرح سنبھالا لیا۔ کس طریق سے نکبت اور ادبار سے نکلیں اور کونسی طاقت ان کو اپنی حالت کے بدلنے اور اپنی اصلاح کرنے پر مائل کر سکی ؛

اسی امر کی طرف توجہ دلانے کے لئے مذکورہ بالا مضمون میں بتایا گیا ہے :-

"بنی اسرائیل کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ ایک مدت تک مصر میں غلامانہ زندگی بسر کرنے کی وجہ سے انکی اخلاقی کمزوریاں کس حد تک پہنچ گئی تھیں۔ اور جب تک حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے اولوالعزم پیغمبر نے ان کی اصلاح کا اور انکو غلامی سے نجات دلانے کا ارادہ نہیں کیا۔ انکی حالت میں کوئی خوشگوار تبدیلی نہیں ہوئی جس کا اظہار ہو تو ۔

یعنی بنی اسرائیل جو ایک وقت میں خدا کی برگزیدہ اور محبوب قوم تھی۔ خدا تعالیٰ کے انعامات اور اکرام کی وارث تھی۔ وہ جب بگڑ گئی۔ اور اسمیں صلاحیت نہ رہی تھی تو خدا تعالیٰ نے اسکی درستی اور اصلاح کے لئے یہ سامان کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے عظیم الشان نبی کو ان میں مبعوث فرما دیا۔ جنھوں نے اس خدا کی پسندیدہ اور سربرآوردہ قوم بنانے کا بیڑا اٹھایا۔ اور انہی کے ذریعہ اس قوم کے دن پھرے۔

اب غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ جب بنی اسرائیل کے لئے خدا تعالیٰ نے اس کی بھلائی اور ترقی کے لئے یہ سامان فرمایا۔ تو کیا مسلمانوں کو جن کی حالت بنی اسرائیل کی اس حالت سے جبکہ ان کی اصلاح کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے ۔ کم افسوسناک نہیں ہے۔ یونہی چھوڑ دیا۔ حالانکہ اس اُمت کا درجہ بوجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علو شان تمام گذشتہ اُمتوں سے بڑھ کر ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ قیامت تک خدا تعالیٰ کے دین اور اس کی توحید کی حامل صرف یہی اُمت ہے۔ اسلئے بھی خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید کی زیادہ مستحق ہے۔ دیکھو بنی اسرائیل کی تعداد خواہ کس قدر بھی ہو۔ پھر بھی وہ دنیا کی بے شمار اقوام میں سے ایک قوم تھی۔ اور اس کے لئے جو شریعت تھی وہ بھی ہمیشہ کے لئے نہ تھی۔ بلکہ وقتی تھی۔ تاہم خدا تعالیٰ نے اس کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے عظیم الشان نبی کو مبعوث فرمایا۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان کسی ایک قوم کے لوگ نہیں۔ اسلام ساری دنیا کے لئے ہے کوئی قوم اور کوئی فرقہ اس کی دعوت سے باہر نہیں۔ پھر اسلام مختص الزمان مذہب نہیں۔ بلکہ قیامت تک باقی رہنے والا مذہب ہے۔ اس کے ایک شعشہ میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اور نہ کوئی کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا مسلمان اس بات کے مستحق نہیں۔ کہ جب ان کی حالت حد درجہ ابتر ہو گئی ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کا دین خطرہ میں پڑا ہے۔ دشمن ہر چہار طرف سے اسپر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اور اس کے مٹانے اور برباد کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ مسلمانوں کی اصلاح اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے اپنے کسی برگزیدہ کو مبعوث فرمائے تاکہ جس طرح امم ماضیہ گرنے کے بعد اُٹھتی۔ بربادی کے بعد بڑھتی اور تنزل کے بعد ترقی کرتی رہی ہیں۔ اسی طرح مسلمان بھی جو ایسے گر چکے ہیں۔ کہ جن کے اُٹھنے کی دوسروں کو تو خیر ان کو خود بھی اُمید نہیں۔ ایک زندہ اور خدا کی پیاری قوم بن سکیں ؛

چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے سردار اور سب سے اعلےٰ اور برتر ہیں۔ اور اس وجہ سے آپ کی اُمت بھی گذشتہ اُمتوں سے افضل اور اعلیٰ ہے اسلئے خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت اور اصلاح کے جو سامان فرمائے ہیں۔ وہ بھی بہت وسیع اور عظیم الشان ہیں۔ لیکن افسوس اور صد ہا افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمان بد قسمتی سے یا تو ان سب کے ہی منکر ہیں۔ یا ان سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور یہی ان کے روز افزوں تنزل کی وجہ ہے ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا مسلمانوں کے لئے ایک ایسی بابرکت چیز تھی۔ کہ اگر اس سے فائدہ اُٹھاتے۔ اور اپنی اصلاح کرتے رہتے۔ تو کبھی ان کا قدم پیچھے کو نہ ہٹتا۔ اور دنیا کی کوئی قوت انہیں مغلوب نہ کر سکتی۔ لیکن انھوں نے اس کی قدر نہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ دن بدن ان میں خرابیاں زیادہ بڑھتی گئیں۔ اور آخر ان کی حالت انتہا کو پہنچ گئی مگر اسپر بھی خدا تعالیٰ نے جو اپنے بندوں پر بڑا ہی رحیم و کریم ہے۔ انہیں چھوڑ نہ دیا۔ بلکہ ان کا مرض جس قدر زیادہ خطرناک صورت اختیار کر چکا تھا۔ اسی قدر بڑا معالج ان کے لئے بھیجدیا۔ یعنی پہلے اگر ان کے لئے مجدد آتے تھے۔ تو اب ایک نبی کو مبعوث فرمایا۔ اور اس نبی کو مبعوث فرمایا۔ جس کی بعثت کی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی ؛

اب جبکہ مسلمانوں کی حالت ایسی ہے کہ انہیں کسی مُصلح کی ضرورت ہے۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ پہلی قوموں کی جب ایسی حالت ہوتی رہی۔ تو خدا کے کسی نبی نے ہی آکر ان کی اصلاح کی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک مدعی نبوت بھی موجود ہے۔ جس کی صداقت ان معیاروں سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ جن پر گذشتہ انبیاء کی صداقت پرکھی جاتی ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے تو مسلمانوں کے لئے سامان اصلاح پیدا کر دیئے ہیں۔ اب بھی اگر وہ

تنزل اور ادبار میں پڑے رہیں۔ تو اس کا الزام ان پر عائد ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اس ذریعہ سے فائدہ نہیں اٹھایا جو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کیا ہے نہ کہ خدا تعالیٰ پر۔ کہ اس نے ان کی اصلاح کا سامان نہیں کیا ؎

جب مسلمانوں کو موجودہ زمانہ کے مصلح حضرت مسیح موعود کی بعثت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو ان کا سوال ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کو مسلمانوں کی اصلاح میں کونسی کامیابی ہوئی ہے۔ جسے دیکھ کر ہم انہیں اپنا مصلح اور خدا تعالیٰ کا نبی مان لیں۔ لیکن یہ کہتے ہوئے وہ اس بات کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ کہ بگڑی ہوئی قوم کی اصلاح کرنا نہ تو کوئی معمولی اور آسان کام ہے۔ اور نہ ہتھیلی پر سرسوں جمانے کا مصداق۔ اس کے لئے جہاں بڑی کوشش اور بے نظیر عزم کی حاجت ہے۔ وہاں کافی عرصہ کی بھی ضرورت ہے۔ کیا مسلمانوں کا خیال ہے۔ کہ پہلے انبیاء پل کے پل میں بآسانی قوم کی اصلاح کر لیتے تھے۔ اگر انبیاء کے متعلق کوئی یہ سمجھتا ہے۔ تو غلطی پر ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے کہ انبیاء کو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور لمبے عرصہ تک قوم کی اصلاح میں مصروف رہے۔ تب جا کر کامیابی ہوئی۔ مذکورہ بالا مضمون میں بھی اس بات کا اعتراف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں اس طرح کیا گیا ہے کہ

"طویل غلامی نے ان (بنی اسرائیل) کے تمام اخلاقی محاسن کو ضائع کر دیا تھا۔ اور ایک بزدل اور خوف زدہ قوم بنا دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایک موقع پر موسیٰ علیہ السلام سے صاف صاف کہدیا کہ تم اور تمہارا خدا جا کر لڑے۔ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ غرض غلامانہ زندگی نے بنی اسرائیل میں ایسی کمزوریاں پیدا کر دی تھیں۔ کہ مدت تک ان کی اصلاح نہ ہو سکی۔ یعنی تاوقتیکہ مصلحت خداوندی کے مطابق بنی اسرائیل کو سالہا سال تک بیابان تیہ میں سرگرداں اور سخت ترین مصائب میں مبتلا ہونا نہ پڑا۔ اسوقت تک ان میں زندگی کے آثار پیدا نہیں ہوئے"

پس جب مسلمان دوسرے انبیاء کے متعلق یہ جانتے ہیں اور سنت اللہ یہی ہے۔ تو پھر حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ آپ نے جھٹ پٹ کیوں ساری قوم کی اصلاح نہیں کر دی۔ کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ ہاں اس تھوڑے سے عرصہ میں بھی حضرت مرزا صاحب نے اسلام کی جو خدمت کی۔ اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے جو سعی فرمائی ہے۔ اس کے نتائج کو صاف نظر سے دیکھنے والا اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ کہ نبی کے سوا کسی اور کی ہمت نہیں ہے نہ کہ ایسا عظیم الشان تغیر اتنے تھوڑے عرصہ میں کر کے دکھا سکے۔ اور کئی لاکھ کی ایک ایسی جماعت تیار کر دے۔ جو اپنا سب کچھ اسلام کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور اشاعت اسلام کو اپنی زندگی کا اصل مقصد اور مدعا سمجھ کر اس کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہو۔ مگر ان سب امور سے آنکھیں بند کر کے کہا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچایا کہ ان کو اپنا روحانی راہ نما سمجھ لیں۔ اور ان کی ہدایات پر عمل کریں۔ یہ کہتے ہوئے اتنا خیال نہیں کیا جاتا کہ طبیب کے نسخہ کو استعمال کرنے سے قبل اس کے فوائد کا مطالبہ کرنا جس طرح عقلمندی سے بعید ہے۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب کو قبول کرنے اور آپ کے ارشادات پر عمل کرنے سے قبل ان فوائد سے بہرہ اندوز ہونے کی توقع رکھنا۔ جو آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرنے سے ہی مرتب ہو سکتے ہیں۔ خردمندی سے دور ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ پہلے اس روحانی طبیب حاذق کے نسخہ کو استعمال کریں۔ اس کی ہدایات پر کاربند ہوں۔ اور پھر فائدہ حاصل ہونے کی توقع رکھیں۔ کہ یہی ان کی کامیابی اور کامرانی کا طریق ہے اسی سے ان کی روحانی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور اسی سے عزت و توقیر حاصل کر سکتے ہیں ؎

کاش! مسلمان امم ماضیہ کے بڑھنے اور ترقی کرنے کی مثالوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کریں۔ جو ان کے تنزل اور ادبار کو دور کرنے اور انہیں دین و دنیا میں سرخرو بنانے کے لئے حضرت مرزا صاحب کی شکل میں نازل ہوئی ہے ؎

سکھوں کو اشتعال دینے کی ناپاک کوشش

سکھوں کے نو زائیدہ اخبار "اجیت" امرتسر نے اپنے ۱۱ر جولائی سنہ ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں "مرزائی مسلمانوں کی تازہ شرارت" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا ہے۔ اگرچہ عنوان کے الفاظ ہی ایڈیٹر صاحب "اجیت" کی تہذیب اور شرافت کا کافی ثبوت ہیں۔ لیکن مضمون میں تو بہت ہی بدزبانی اور بیہودہ سرائی سے کام لیا گیا ہے جسے ہم نظر انداز کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ کسی کتاب کا نام تک نہ لینا اور نہ اس کا کوئی حوالہ پیش کرنا اور پھر اُسے "تازہ شرارت" قرار دیکر یہ کہنا کہ انہیں ست گورو شری گورو نانک جی کے چال چلن پر دل آزار حملے کئے ہیں۔ کوئی شریفانہ فعل نہیں ہے۔ اور پھر یہ الزام ایسے شخص پر لگانا جس کے روحانی ہادی اور راہ نما نے حضرت باوا صاحب کے متعلق یہاں تک لکھا ہو کہ:۔

"ہمارا انصاف ہمیں اس بات کے لئے مجبور کرتا ہے کہ ہم اقرار کریں کہ بے شک باوا نانک صاحب ان مقبول بندوں میں سے تھے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے نور کی طرف کھینچا ہے" (ست بچن صفحہ ۳ مصنفہ حضرت مرزا صاحب)

کہاں کی دیانتداری ہے۔

پس "اجیت" نے ہم پر سکھوں کی دل آزاری کا جو الزام لگایا ہے۔ اس کی بڑے زور کے ساتھ تردید کرتے ہوئے ہم کہتے ہیں۔ کہ اتفاق و اتحاد میں رخنہ اندازی کا مرتکب خود "اجیت" ہوا ہے۔ جس نے غلط بیانی کی بنا پر سکھوں کو اشتعال دلانے کی کوشش کی ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہدیتے ہیں کہ جس طرح دوسری اقوام میں تبلیغ اسلام کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اسی طرح سکھ صاحبان کو بھی دعوت اسلام دینا ضروری جانتے ہیں۔ اور حضرت باوا صاحب کا مسلمان ہونا دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے ثابت کر کے ان کی پیروی کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ہمارا یہ فعل اگر "اجیت" کے نزدیک شرارت اور "نفاق کی اندھیری جاری" ہے۔ تو وہ اپنے متعلق کیا کہیگا۔ جبکہ اسی پرچہ میں اس نے "اشاعت دھرم" پر مضمون لکھ کر یہ تحریک کی ہے کہ "اشاعت دھرم کے میدان میں کام اس زور شور کے ساتھ جاری ہو کہ ہر ایک علاقہ میں سے ہزاروں سکھ بننے کی دل خوش کن خبریں روزانہ موصول ہوتی رہیں"

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

ثبات و ذکر الٰہی ذریعہ فلاح ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۲۱ رجولائی سنہ ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ اور آیات یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین (۸ - ۴۷) کی تلاوت کے بعد فرمایا

قرآنی احکام کے دلائل

قرآن کریم جو احکام اپنے پیرودں کو دیتا ہے ان کے ساتھ وجوہ بھی بیان کرتا ہے کہ یہ کام کیوں کیا جائے یا کیوں نہ کیا جائے۔ میں نے جو یہ دو آیتیں پڑھی ہیں۔ ان کے اندر بھی اللہ تعالیٰ نے ایک حکم بیان کیا ہے۔ جس کی پابندی کے بغیر نہ کوئی قوم زندہ رہ سکتی ہے نہ زندہ کہلا سکتی ہے۔ اور نہ دینی لحاظ سے نہ دنیاوی لحاظ سے۔ ترقی ہی کر سکتی ہے۔

افسر کے احکام

اللہ تعالیٰ مختار ہے اور بادشاہ ہے وہ اگر کوئی حکم دے اور اس حکم کی غرض نہ بتائے۔ تو بندے کا حق نہیں کہ وہ وجہ پوچھے۔ کیونکہ آقا کے مقابلہ میں ماتحت کا حق نہیں ہوتا۔ کہ وہ آقا کے احکام کی وجہ دریافت کرے۔ فوجوں میں یہ عام قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ افسر جو حکم دے ماتحت اس کے متعلق سوال نہیں کر سکتا۔ جو بڑے افسر ہوتے ہیں۔ وہ ماتحت کی رائے لے سکتے ہیں۔ لیکن اگر نہ لیں تو ماتحت ان سے پوچھ نہیں سکتا۔ انگریزوں کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ جس پر نظمیں بھی لکھی گئی ہیں۔ روس سے ترکوں کی جنگ ہوئی۔ انگریزی فوج روس کے مقابلہ میں ترکوں کی طرف سے لڑی تھی ایک موقع پر خبر ملی کہ روس کی ایک فوج آرہی ہے۔ جس کے متعلق بڑے انگریزی افسر نے اندازہ کیا کہ روس کی جس بڑی فوج نے آنا ہے وہ نہیں ہے۔ بلکہ تھوڑی سی فوج ہے اس کے لئے ایک ماتحت افسر کو مقرر کیا۔ اور تھوڑے سے سپاہی ان کے مقابلہ کیلئے اس کے ماتحت کئے۔ یہ افسر دانا اور واقف تھا۔ اس نے کہا کہ یہی روس کی آنے والی فوج ہے۔ یہ چند سو سپاہی انکا مقابلہ کیسے کرینگے۔ بڑے افسر نے کہا نہیں وہ تھوڑے سے ہیں۔ اور تم جاؤ۔ ماتحت افسر اپنے چند صد سپاہیوں کو لیکر چلا گیا۔ اور روسی توپخانہ نے ان کو اڑا دیا اور صرف چند آدمی اس میں سے بچ سکے۔

قیام انتظام کے لئے افسر کے احکام مانے جاتے ہیں

پس دنیاوی افسر جس کا ماتحت اس کا غلام نہیں ہوتا۔ دونوں انسان ہیں۔ اور ممکن ہے۔ ماتحت کی عقل اور تجربہ افسر سے زیادہ ہو۔ اور بعض دفعہ گو افسر عالم اور تجربہ کار زیادہ ہو۔ ماتحت کو بھی عمدہ اور درست بات سمجھ میں آجاتی ہے۔ لیکن انتظام کے قیام کے لئے یہی بات رکھی گئی ہے۔ کہ افسر حکم دے تو ماتحت اس کی اطاعت کرے۔

حضرت علیؓ کا ایک مشورہ آنحضرتؐ کے حضور

افسر اور بزرگ دانا اور عالم بھی ہوتے ہیں۔ مگر بعض اوقات ایک بات بچہ کے ذہن میں آجاتی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ اور وعظ فرماتے تھے۔ مگر لوگ نہیں سنتے تھے۔ آخر آپ نے ان کو دعوۃ کر کے تبلیغ کرنے کی تجویز کی۔ چنانچہ دعوۃ میں وہ لوگ آئے۔ لیکن جب کھانے کے بعد آپ وعظ فرمانے لگے تو وہ فوراً چلے گئے۔ آپ حیران ہوئے۔ کہ اب کیا تجویز کی جائے۔ حضرت علیؓ جو اس وقت چھوٹے تھے۔ اور جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس سے مشورہ کر کے قحط کے زمانہ میں بوجہ ابو طالب کا کنبہ زیادہ ہونے کے اپنے گھر لے آئے تھے۔ کہا کہ مجھے ایک بات ذہن میں آئی ہے کہ لوگوں کو جمع کر کے پہلے وعظ کیا جائے۔ اور پھر ان کو کھانا کھلایا جائے۔ تب سن لینگے۔ اسی طرح کیا گیا۔ تو بعض اوقات ایک بچہ کو بھی افسر اور بزرگ سے زیادہ اچھی بات سوجھ جاتی ہے۔ لیکن انتظام چاہتا ہے کہ افسر حکم دے تو مان لو۔ مگر خدا تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے۔ کہ گو اس سے افسری ماتحتی کا تعلق نہیں مگر حکم دیتا ہے۔ اور ساتھ وجہ بھی بتا دیتا ہے۔ کہ تمہیں جو حکم دیا جاتا ہے اس پر کاربند ہونے میں یہ فائدہ ہے۔ اور جس سے روکا جاتا ہے اس سے رکنے میں یہ نفع ہے۔

دشمن کے مقابلہ میں ثبات

فرمایا یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون اے مومنو جب تم ایک ایسی جماعت سے ملو۔ جس کے افراد ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہوں تو ثبات اختیار کرو۔ فئۃ ایسی جماعت جس کے افراد ایک مقصد پر مجتمع ہوں۔ وہ وحشیوں کی جماعت نہ ہو۔ بلکہ اس نے یہ فیصلہ کیا ہو کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرینگے۔ اگر زید پر کوئی حملہ کرے تو بکر اس کی مدد کریگا۔ انہوں نے جتھا بنایا ہوا ہو۔ اس وقت ان کے افراد کی یہ مثال سمجھو جیسے اگر ایک سپاہی پر حملہ کیا جائے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ ۹۹۹ سپاہیوں پر حملہ کر دیا۔ کیونکہ وہ اکیلا نہ تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ ۹۹۹ سپاہی اور تھے۔ پس فئۃ کے معنے انبوہ کے نہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسی جماعت جس کے افراد ایک دوسرے کے معین اور مددگار ہوں۔ ایسے موقع پر سستی نہیں چاہئے۔ بلکہ حکم ہے فاثبتوا اپنی جگہ پر گڑ جاؤ۔ ثبات اختیار کرو۔ اور عزم کر لو کہ اس جگہ سے نہیں ہلینگے۔ مگر یہ پہلی چیز ہی کافی نہیں۔

دشمن کے مقابلہ میں ذکر الٰہی

کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ جن سے مقابلہ ہو وہ طاقتور ہوں۔ اور پھر دشمن کی حالت یہ ہے کہ اگر ان کے ایک شخص کا مقابلہ کرے تو وہ سب کے سب اس کی مدد کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے بھڑوں یا شہد کی مکھیوں کو

چھوڑ دیا جائے ۔ اسی طرح جب دشمن قوی اور کثیر ہوں ۔ تو جہاں پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے مقابلہ میں ثبات اختیار کیا جائے ۔ تو دوسری یہ بات ضروری ہے فاذکروا اللہ کثیرا ۔ یہاں کیا لطیف بات بتائی ہے ۔ انسان کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب اکیلا ہو اور دشمن زیادہ ہوں تو اپنے ساتھیوں کو کسی ذریعہ سے کہلا کر بھیجتا ہے کہ تمہارا ساتھی مارا جا رہا ہے ۔ اس کی مدد کرو ۔ کسی گاؤں میں کوئی اکیلا شخص جائے ۔ اور وہاں اسکو لوگ مارنے لگیں تو کسی راہرو کو کہتا ہے کہ فلاں جگہ پیغام دیدینا کہ تمہارا ساتھی مارا جا رہا ہے ۔ اس کی مدد کو پہنچو ۔ تو ایسی حالت میں انسان اپنی قوم کو بلاتا ہے ۔ لیکن مومن کا مددگار کوئی نہیں ۔ بجز خدا کے اس لئے وہ اسی کو بلاتا ہے ۔ اس لئے یہ تعلیم دی کہ پہلی بات تم خود کرو ۔ وہ یہ کہ ثبات اختیار کرو ۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور دعا کے پیغام بھیجو ۔ اس وقت نتیجہ کیا ہوگا ۔ لعلکم تفلحون تب بیشک تم فتحمند اور مفلح ہو سکتے ہو ۔ لیکن اگر تم ثبات اختیار نہ کرو ۔ اور مقابلہ میں کھڑے نہ رہو ۔ تو تمہارا مددگار تمہاری مدد کس طرح کر سکتا ہے ۔ اسی لئے فرمایا کہ پہلے تم ثبات اختیار کرو ۔ اور دشمن کے مقابلہ سے ہٹو نہیں اور پھر ہمارے حضور دعا کے ہرکارے بھیجو ۔ جب تمہاری مدد پر خدا آگیا ۔ تو پھر تمہاری فتح میں کیسے شک ہو سکتا ہے ۔ اور جس کی مدد کے لئے خدا آجائے اس کا کون مقابلہ کر سکتا ہے ۔ دنیا بیشک مقابلہ کرے گی اور نسلاً بعد نسلٍ لڑتی جائیگی مگر کب تک لڑے گی ۔ آخر شکست پائیگی ۔

اللہ اور رسول کے احکام کی اطاعت

پھر فرمایا ۔ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین ۔ فرماتا ہے ۔ دنیا ایسے موقع جنگ میں کیا کرتی ہے وہ یہ کہ قاعدہ ہے کہ ایک افسر بناتے ہیں ۔ اور اس کی پیروی کرتے ہیں ۔ کیونکہ کوئی فوج بغیر افسر کے جنگ میں کام نہیں کر سکتی ۔ تمہاری بھی ایک جنگ ہے ۔ جو روحانی جنگ ہے ۔ یا ظاہر میں دین کی حفاظت کے لئے جنگ ہے ۔ اس وقت تمہارے لئے کیا حکم ہے ۔ اطیعوا اللہ ورسولہ اللہ کی اطاعت کرو ۔ اپنا کمانڈر اللہ اور اس کے رسول کو سمجھو ۔ ان کی بتائی ہوئی ترکیبوں پر عمل کرو اور اپنی ہر ایک حالت پر ان کو حاکم بناؤ ۔

دشمن کے مقابلہ کے وقت آپس میں نہ لڑو

دوسرے ولا تنازعوا آپس میں مت لڑو کہ میری یہ رائے ہے اور ان کی یہ رائے ہے ۔ یاد رکھو خدا علیم ہے اور رسول اسی سے سیکھ کر کہتا ہے ۔ اس لئے ان کے احکام کے آگے چون و چرا کرنا غلطی ہے ۔ اور پھر آپس میں نہ لڑو جبکہ دشمن کا مقابلہ درپیش ہو ۔ اور تم دشمن سے مقابلہ کے وقت آپس میں لڑو گے تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکو گے ۔ لیکن مومن کیلئے ایسا موقع کوئی نہیں ۔ جب اس کے دشمن نہ ہوں کیونکہ تبلیغ کے راستہ میں جو روکیں ہوں ۔ انکو دور کرنا ۔ وہ نہوں تو شیطان سے جنگ نفس کی اصلاح وغیرہ جنگیں ہیں اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے منکر قیامت تک رہینگے ۔ اور مسیح کے منکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی منکر ہیں ۔ اس سے کیا ثابت ہوا ۔ یہی کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے کبھی سستی نہ کی جائے ۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں ہمیشہ ڈٹے رہنا چاہئے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مکانوں جائدادوں کی حفاظت کے لئے لوگ جنگ کرتے ہیں ۔ لیکن دین کی حفاظت ان چیزوں سے کہیں ضروری ہے ۔ مگر اس کی حفاظت نہیں کی جا سکتی ہے جب تک آپس کے تنازعات کو نہ چھوڑ دیا جائے ۔ کیونکہ دو طرف کے توپ خانہ سے مقابلہ مشکل ہوتی ہے کہ ایک طرف گھر میں سے حملہ آور ہوں ۔ اور مقابلہ میں دشمن ہوتے ہیں ۔ اگر دشمن کے مقابلہ میں کامیابی کی توقع ہے تو آپس کے تنازعات کو چھوڑ دو +

آپس کی لڑائی کا نتیجہ

ورنہ فرماتا ہے ۔ فتفشلوا ”فشل“ کے تین معنی ہیں ۔ (۱) سست ہو جانا ۔ (۲) کمزور ہو جانا (۳) بزدل ہو جانا ۔ اس لئے اس کے معنے ہوئے کہ اگر تم آپس میں تنازع کرو گے ۔ تو تم میں کسل اور سستی آجائیگی ۔ اور دوسرے تم میں بزدلی پیدا ہو جائیگی ۔ اور تیسرے تم میں ضعف ہو جائیگا ۔ قاعدہ ہے کہ جب آپس میں تنازع ہو تو دین کے کام میں لوگ سست ہو جاتے ہیں ۔ اور پھر دشمن کا مقابلہ نہیں ہو سکتا ہے ۔ دوسرے مقابلہ جوش سے ہوتا ہے جب جوش آپس کے جھگڑوں میں نکل گیا ۔ تو غیروں کے مقابلہ کے لئے جوش کہاں سے آئیگا ۔ اور آپس کی لڑائی سے ضعف اس طرح آجاتا ہے ۔ کہ جب پانچ شخصوں میں جنگ ہوگی تو دو ایک طرف ہونگے اور تین ایک طرف ۔ پھر دشمن کے مقابلہ میں ضعف پیدا ہونا ضروری تھا ۔ اور بزدلی خون کے جلد جوش میں آجانے سے بھی ہوتی ہے ۔ جس شخص کو فوراً غصہ آجائے اور جھگڑے کی اس کو عادت ہو جائے جیسا کہ بعض لوگوں کو سر کھجلانے یا انگلیوں سے پٹاخے نکالنے کی عادت ہوتی ہے ۔ تو اس میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے ۔ جو لوگ زبانی لڑائی کے زیادہ عادی ہوتے ہیں ۔ ان میں شجاعت نہیں رہتی ۔ مثل مشہور ہے کہ شیر لیٹا ہوا تھا ۔ اس پر چوہے کھیل رہے تھے ۔ کسی نے کہا شیر ہو کر چوہوں کی کھیل بن گئے ۔ شیر نے کہا کہ لڑوں کس سے کیا چوہوں سے ۔ اسی طرح جو شخص معمولی باتوں پر لڑتے ہیں وہ بڑے دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔

پس فرمایا ۔ آپس میں تنازع نہ کرو ۔ تم میں کسل آجائیگی ۔ دین کے کام سے غافل ہو جاؤ گے ۔ اور ضعف پیدا ہو جائیگا ۔

آپس کی لڑائی میں ”ریح“ جاتی رہیگی

پھر فرمایا ۔ تذھب ریحکم ۔ ریح کے بھی تین معنے ہیں ۔ (۱) قوت (۲) نصرت (۳) رحمت ۔ پس تذھب ریحکم کے

ہوتے ہوئے۔ تمہاری قوت چلی جائیگی۔ اب جو دشمن تمہاری طاقت کو محسوس کرتا ہے۔ یہ بات نہ رہیگی۔ (۲) تمہاری محبت کم ہو جائیگی تو تم پر جو رحمت ہوتی ہے۔ وہ کم ہو جائیگی۔ یا تم جو کسی پر رحمت کرتے ہو۔ وہ نہیں رہے گی۔ تیسرے نصرت نہیں ہوگی کیونکہ مدد اس کی ہوتی ہے۔ جو اپنی مدد بھی کرے۔ جو شخص اپنی مدد نہیں کرتا۔ اس کی کوئی کیا مدد کرے۔ جو شخص بزدلی دکھاتا ہے اس کا مددگار اس کے لئے کیا کر سکتا ہے۔ فرمایا کہ آپس کے تنازع کے یہ تین نتیجے ہونگے ❊

کسی کی زیادتی پر صبر

پھر فرمایا۔ واصبروا۔ اور صبر کرو اگر کسی شخص نے کوئی ایسی بات کہی ہے۔ جس سے تمہیں رنج پہنچا ہے۔ یا تمہارا کوئی حق دبالیا ہے۔ تو تم صبر کرو۔ اور جھگڑا نہ کرو۔ یہ کہنا کہ ایسے موقع پر صبر کیسے کر سکتے ہیں۔ غلطی ہے۔ کیونکہ یہی تو موقع ہوتا ہے۔ کہ صبر کیا جائے۔ ورنہ کیا صبر کا یہ موقع ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے مکان کے قبالے لا کر تمہارے سپرد کر دے یا تمہاری کوئی تعریف کرے۔ اور تم کہو کہ ہم نے صبر کیا۔ صبر کا موقع تو یہی ہے۔ کہ دوسرے سے دکھ پہنچے۔ تو صبر کرے ورنہ تعریف سنکر یا فائدہ پہنچنے پر صبر کا کونسا موقع ہے۔ اس کی مثال تو وہی ہوگی۔ جو حضرت مسیح موعود لطیفہ سنایا کرتے تھے کہ کسی شخص نے کسی شخص کی دعوت کی۔ کھانے کے بعد قاعدہ کے مطابق میزبان نے کہا کہ گھر میں بیماری تھی اسلئے میں آپکی کچھ خدمت نہیں کر سکا۔ مہمان کوئی بڑا ہی بدفطرت انسان تھا۔ کہنے لگا۔ مجھ پر احسان جتاتے ہو۔ میں نے تو خود تم پر بڑا احسان کیا ہے میزبان نے کہا کہ آپ کا احسان ہو گا۔ اگر آپ بتائیں۔ تاکہ مجھے زیادہ شکرگذاری کا موقع ملے۔ کہنے لگا۔ تم جب اندر کھانا لینے گئے تھے۔ اگر میں تمہارے گھر کو پھونک دیتا۔ میزبان نے کہا کہ واقعی آپ کا احسان ہے۔

پس اگر کہو کہ آپس کی لڑائی میں صبر کیسے کریں۔ تو یہ غلطی ہے۔ کیونکہ اسی وقت صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر تمہیں تکلیف پہنچی ہے۔ تو صبر کرو۔ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ یہ کہ ان اللہ مع الصابرین۔ صبر کرنیوالا ہلاک نہیں ہوتا کیونکہ اللہ جس کے ساتھ ہو۔ اس کو کیسے ہلاکت آئے۔ اللہ تعالیٰ غیر فانی ہے۔ وہ جس کے ساتھ ہو۔ وہ بھی فنا نہیں ہو سکتا۔ اگر تم گالی کے مقابلہ میں صبر کرتے ہو۔ تو صبر ہے۔ اگر کوئی نقصان پہنچاتا ہے۔ اور تم اس کے مقابلہ میں زبانی نہیں بولتے۔ تو یہ صبر ہے۔ اگر عدالت سے چارہ جوئی کرتے ہو۔ تو یہ صبر کے خلاف نہیں ❊

پس یاد رکھو کہ صابر کے لئے ہلاکت نہیں۔ یہ احکام ہیں جن پر عمل کرنا تمہارے لئے بہتری کا موجب ہو گا۔ تمہارا ساری دنیا سے مقابلہ ہے۔ تمہارے لئے ثبات کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آپس میں تنازعات سے بچنے کی ضرورت ہے۔ اگر رنج پہنچے۔ تو صبر کی عادت کرو کہ تم کو اللہ تعالیٰ کی نصرت ملے۔ جو آپس میں جھگڑا نہ کریں ان کی خدا مدد کرتا ہے ❊

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو عمل کرنے کی توفیق دے۔

(آمین)

مطبوعات جدیدہ

مرقع ثنائی } اخبار اہلحدیث کا وہ پرچہ جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کی دعوت مباہلہ سے انکار کرتے ہوئے لکھا تھا کہ "مفسد، دغاباز بدکار اور نافرمان لوگوں کو خدا تعالیٰ مہلت اور لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔" اسے میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے سطر بسطر اور حرف بحرف اول سے آخر تک نقل کر کے دوسری بار طبع کرایا ہے۔ چونکہ اس سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس دلیل کا پردہ فاش ہو جاتا ہے۔ جو وہ اپنے زندہ رہنے کو پیش کر کے دیا کرتا ہے۔ اسلئے لوگوں کو غلط فہمی سے بچانے کے لئے اس سے بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ قیمت ۵/

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار فاروق - قادیان

اذان کا گورمکھی ترجمہ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے اذان کا گورمکھی ترجمہ ایک قطعہ کی صورت میں چھپوایا ہے۔ تاکہ سکھ صاحبان کو اذان کے معنے اور مطلب سمجھا کر بعض مقامات پر ان کی طرف سے اذان کہنے میں جو رکاوٹ ڈالی جاتی ہے اس سے انہیں باز رکھا جائے یہ ایک بہت عمدہ اور اعلیٰ تجویز ہے۔ قیمت فی قطعہ ۱/ ہے ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار نور۔ قادیان

ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف آف انڈیا کو اسلام کے متعلق ایک غلط خیال کی اصلاح کی تحریک

اور اُس کا تسلی بخش جواب

میں نے بذریعہ تحریر نمبری ۱۹/۳۱۹/۴۷ ۱ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۲۲ء ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف آف انڈیا بہادر بالقابہ کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ کتاب ملٹری المانک میں جس میں افسران فوج متعینہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے تمام ضروری حالات ہندوستانی افواج و اقوام و مذاہب جنہیں سے فوج کی بھرتی کی جاتی ہے۔ درج کئے جاتے ہیں۔ اس کی ایڈیشن ۱۹۲۱ء میں اسلام کی بابت خطرناک غلطی کی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ "اسلام ہمیشہ ایک ظالمانہ مذہب رہا ہے۔ عقیدتاً ہمیشہ غیر مذاہب سے برسر جنگ رہا ہے۔ اور اس نے صرف دو ہی پہلو پیش کئے ہیں۔ یعنی اسلام یا موت قبول کرو"۔

اسلام کی اول سے آخر تک کہیں یہ تعلیم نہیں پائی جاتی جیسا کہ المانک میں درج کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف کی مختلف آیات سے ثابت کیا گیا تھا۔ کہ اسلام نے جنگ میں کبھی سبقت نہیں کی۔ بلکہ اس کی جنگیں مدافعانہ طور پر قرآن شریف کی تعلیم کے ماتحت عہد نبوت یا عہد خلافت راشدہ میں ہوتی رہیں۔ عقائد کی تعلیم۔ قرآن شریف کی آیات مندرجہ تحت سے ظاہر ہے۔

(۱) لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ - قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ سورۃ بقرہ آیت ۲۵۷

(۲) وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلَامَ اللّٰہِ ثُمَّ اَبْلِغْہُ مَاْمَنَہٗ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْلَمُوْنَ - توبہ آیت ۶

(۳) وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اھْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ - وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ (آل عمران آیت ۱۹)

کوئی ایک آیت بھی قرآن شریف میں ایسی نہیں ہے جس کا دُور دراز کا بھی یہ مطلب ہو۔ جو مولف المانک نے نکالا ہے دشمنان اسلام ہمیشہ سے اس امر کے عادی ہیں کہ اسلام پر ایسے الزام اور اس کی مہیب صورت دکھا کر دنیا کو اسلام سے بیزار کریں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انہیں اکثر قابل ذکر مخالفوں کے ایسے الزامات کی تردید اپنے رسالجات اور اخبارات میں بار بار کی ہے۔ جو آیات ایسی ہیں۔ جن میں جنگ کی اجازت مسلمانوں کو دی گئی ہے۔ وہ ان کفار مکہ کے مقابلہ میں دفاعی طور پر دی گئی ہے۔ جو ابتداءً اسلام میں چاہتے تھے۔ کہ اسلام کو بذریعہ شمشیر دنیا سے نابود کر دیں۔ چنانچہ سب سے پہلی آیتہ جو جہاد کی اجازت میں نازل ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے:-

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا

(سورۃ الحج آیت ۴۰-۴۱)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں پر ظلم کیا جاتا تھا گھروں سے زبردستی بغیر قصور کے ان کو نکالا جاتا تھا۔ اور ان کے اس عقیدہ پر کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ کفار مکہ ان پر خونریزی کرتے تھے۔ بالآخر اس وجہ سے کہ مذہب کی آزادی قائم رکھنا شریعت اسلامی کی رُو سے ضروری ہے۔ اور اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو غالب ہے۔ کہ یہودیوں کے معبد۔ عیسائیوں کے گرجے اور عبادت خانے اور مساجد تباہ ہو جائینگے۔ لہذا مسلمانان مظلوم کو اجازت دی گئی۔ کہ وہ بھی جنگ کے مقابلہ میں دفاعی جنگ کریں۔ اور اپنے مذہب کو آزاد رکھیں۔ اور ہر مذہب کی آزادی کے قیام کی صورت بھی انہی آیات میں سمجھا دی۔

اب ظاہر ہے کہ اسلام کی تعلیم تمام مذاہب کی آزادی کو قائم رکھنا ہے۔ نہ کہ غیر مسلموں کو قتل کرنا۔ اسلام نے اسی پر بس نہیں کیا ہے۔ کہ صرف بحالت مظلومی جہاد کی اجازت دی ہے۔ بلکہ جنگ شروع ہونے پر بھی یہ حکم دیا ہے۔ کہ فریق مخالف اگر لڑائی بند کرنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً بند کر دو۔ جیوانی انتظام پر بیچ کا خیال نہ کرو۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے:-

فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

بحالت جنگ اسلام نے اس کی بھی اجازت نہیں دی کہ کوئی سختی اس سختی کی نوعیت کے علاوہ کی جائے۔ جو مسلمانوں پر کی گئی تھی۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ دوسروں کی سختی کو بھی صبر کے ساتھ اٹھا سکو تو اٹھاؤ۔ کیونکہ ایسی تمہارے لئے بہتری ہے۔ جیسا کہ فرمایا:- وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ (سورۃ نحل آیت ۱۲۷)

دوسروں کو جبراً مسلمان کرنا یا قتل کر دینا تو کجا اسلام کی تو یہاں تک تعلیم ہے۔ کہ خدا تم کو غیر مذاہب والوں کے ساتھ انصاف اور احسان کرنے سے منع نہیں کرتا بشرطیکہ وہ تم سے نہ لڑیں۔ اور تمہیں گھر سے نہ نکالیں۔ اور تمہیں گھر سے نکالنے والوں کی معاونت نہ کریں۔ جیسا کہ فرمایا

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

(سورۃ ممتحنہ ۹-۱۰)

یہ سورۃ نبی کریمؐ کی مدنی زندگی میں آخر سورتوں میں نازل ہوئی ہے۔ اب ان آیات کے ہوتے ہوئے جو بوجہ اختصار چند لکھی گئی ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام کو بذریعہ جبر پھیلا ہوا مذہب اور دوسروں کے ساتھ ہمیشہ برسر پیکار مذہب قرار دیا جائے اور وہ بھی ایسا کہ دوسرے مذہب والوں کے سامنے دو ہی باتیں پیش کرتا ہے۔ یا اسلام یا موت لہذا میں امید کرتا ہوں۔ کہ انصاف اور عدل کو راہ دیتے ہوئے مذکورہ بالا فقروں کو المانک میں پھر کبھی داخل نہ کرینگے۔ اور مہربانی فرما کر بہت جلد کارروائی کر کے ایک سرکلر جاری کرینگے۔ کہ جو کچھ المانک سنہ ۱۹۲۱ء میں تھا۔ وہ صریحاً غلطی تھی ❊

افسوس ہے کہ ایسی باتیں جو صرف دکھ ہی دینے والی نہیں ہیں۔ بلکہ اسلام کی تعلیم کے بالکل خلاف ہیں۔ ایسی کتاب میں درج ہوں۔ کہ جو ظاہر کرے۔ کہ اسمیں تحقیق شدہ باتیں درج ہوتی ہیں۔ یہ باتیں تو قرآنی تعلیم کے خلاف ہی نہیں ہیں بلکہ واقعات کے خلاف ہیں۔ مسلمانوں نے کبھی کسی قوم کو زبردستی مذہب قبول کرنے یا مار ڈالنے کے لئے نہیں کہا بلکہ انھوں نے کامل مذہبی آزادی رعیت کو دی۔ جہاں کہیں وہ گئے۔ تبلیغ اسلام کے لئے تو قرآن شریف نے جو صاف اور بیّن تعلیم دی ہے۔ وہ یہ ہے:- ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ و جادلھم بالتی ھی احسن اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو عقلمندی اور مہربانی سے بلاؤ۔ اور اس طریق سے بحث کرو۔ جو سب سے بہتر ہو ❊

دوسری غلطی جو نادان مولف المانک نے کی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کو ایک بہت بڑا نبی مانتے ہیں۔ اسکو عیسیٰ نہیں مانتے در واقعہ دراصل یہ ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً مانتے ہیں۔ مگر خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ عیسیٰ ماننے کے ثبوت میں صرف ایک ہی آیت لکھنا کافی ہے۔ اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسیٰ ابن مریم وجیھا فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین۔

نیازمند:- ذوالفقار علیخان - ایڈیشنل سکرٹری قادیان

اس تحریر کا جواب جو ملا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے گورنمنٹ کے اس جواب سے نہ صرف ہم بلکہ عام مسلمان شکر گذار ہونگے

منجانب آنریبل ہیڈ کوارٹرز جنرل سٹاف برانچ شملہ [illegible]

بخدمت مولوی ذوالفقار علیخان ایڈیشنل سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

جناب من! مجھے ہدایت ملی ہے کہ آپکی چٹھی نمبری ۱۷۲۸/۱۱/۱۹/۳۱ مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۲۳ء کی رسید بھیجوں۔ اور آپکا شکریہ ان مضامین کی بابت ادا کروں۔ جنکی طرف آپنے اس چٹھی میں توجہ مبذول کرائی ہے۔ جن مضامین پر اعتراض کیا گیا ہے وہ المانک سنہ ۲۳ء میں یا درست کر دئیے جائینگے یا متروک کر دئیے جائینگے۔

دستخط۔ ٹی۔ سی۔ سمتھ۔ کپتان واسطے چیف آف دی جنرل سٹاف

نیازمند:- ذوالفقار علیخان ناظر امور عامہ و ایڈیشنل سکرٹری (کمیٹی) قادیان [illegible]

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

باجلاس جناب میاں غلام قمر خاں صاحب نائب تحصیلدار سب تحصیل لڈن ضلع ملتان

تارا مل ولد جویا مل ذات باگہلا سکنہ حال موضع مراد علی تحصیل میلسی فریق اول

بنام

منگت رام ولد جویا مل و ٹیکا مل ولد گلاب مل و سنام مل و دیو کھر مل پسران طوطا مل و مسمات گنگو بائی بیوہ چاندی رام باگہلا سکنہ مراد علی بہادر و قاسم پسران عنایت سکنہ ہنڈالہ و کشن داس و رتن چند پسران درگاہی رام و ڈیرہ سکنہ ساہوکا - و ستار و جان محمد پسران قاسم و سدو ولد شکر و سردار و شاہ و نور و غلو پسران رو میرا و نورا ولد صوبہ سکنہ ہنڈالہ تحصیل میلسی فریق ثانیان۔

بمقدمہ درخواست تقسیم اراضی نمبر تعلق مندرجہ کھیوٹ ۱۲ کھتونی ۳۴ تا ۳۹ برقبہ سالم ... واقع بھونٹ ... کھتونی ۱ تا ۴ واقعہ موضع ہنڈالہ خاص۔

مقدمہ بالا میں فریق ثانی حاضری سے عمداً گریز کر رہے ہیں۔ لہذا ان کے نام اشتہار ہذا شائع کیا جاتا ہے کہ اگر فریق ثانی بتاریخ ... کو حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کی نہ کرینگے۔ تو ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ ۱۷

دستخط مہر عدالت

باجلاس جناب میاں غلام قمر خاں صاحب نائب تحصیلدار سب تحصیل لڈن ضلع ملتان

تارا مل ولد جویا مل ذات باگہلا سکنہ اللہ آباد حال مراد علی تحصیل میلسی فریق اول

بنام

بہادر و قاسم پسران عنایت ساکن ہنڈالہ خاص و کشن داس و رتن چند پسران درگاہی رام ڈیرہ سکنہ ساہوکا و ستار و جان محمد پسران قاسم - سدو ولد شکر - سردار و شاہ - و نور و غلو پسران رو میرا - و نورا ولد صوبہ سکنہ ہنڈالہ - منگت رام و ولد جویا مل و ٹیکا مل ولد گلاب مل - و سنام مل و دیو کھر مل پسران طوطا مل و مسمات گنگو بائی بیوہ چاندی مل ذات باگہلا سکنہ موضع مراد علی تحصیل میلسی فریق ثانیان۔

بمقدمہ درخواست تقسیم اراضی غیر تعلق مندرجہ کھیوٹ نمبر ا کھتونی برقبہ سالم کہ واقعہ موضع ہنڈالہ ثانی تحصیل میلسی

مقدمہ بالا میں فریق ثانی حاضری سے عمداً گریز کر رہے ہیں۔ لہذا ان کے نام اشتہار ہذا شائع کیا جاتا ہے کہ اگر فریق ثانی بتاریخ ... کو حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کی نہ کرینگے تو ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

۱۷

دستخط مہر عدالت

قادیان میں اراضی خریدنے کے خواہشمند احباب

مطلع رہیں کہ ہمارے انتظام میں عموماً ہر وقت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین موجود رہتی ہے تفصیلات بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جاویں۔ اس وقت محلہ دارالرحمت قادیان میں احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کے قطعات موجود ہیں قیمت حسب موقعہ فی مرلہ سہ ۵ وسہ ۵ اور للعہ ۵ محلہ دارالفضل میں بھی زمین موجود ہے۔ جو قادیان سے نسبتاً کچھ فاصلہ پر ہے۔ اس کی قیمت حسب موقعہ فی مرلہ للعہ ۵ اور للعہ ۵ ہے

خاکسار

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیان پنجاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

پر

ایک پرانے مخالف سلسلہ کی شہادت

مولوی محمد حسین بٹالوی نے براہین احمدیہ پر ایک زبردست ریویو کیا جسمیں حضرت اقدس کی صداقت پر زبردست دلائل مخالفین علماء کے اعتراضات کو معقولی اور منقولی طور پر جوابات دیئے گئے ہیں۔ اسکو ان کے رسالہ اشاعۃ السنہ سے من و عن پورا نقل کر کے علیحدہ شائع کیا گیا ہے قریباً ڈیڑھ سو صفحہ ہے۔ احباب اسکی ایک ایک کاپی ضرور منگوا کر ملاحظہ کریں۔ اور غیر احمدیوں میں اشاعت کریں۔ قیمت ایک روپیہ۔

حضرت اقدس علیہ السلام کی چار نئی کتابیں

منن الرحمٰن تمام زبانوں کی ماں عربی زبان ہے۔ قیمت ۱۲ر

تریاق دورو۔ قیمت ۸ر

ترغیب المومنین۔ قیمت ۳ر

تجلیات الٰہیہ۔ قیمت ار

سلسلہ احمدیہ کی کتب کی جدید فہرست حال میں طبع ہوئی ہے۔ احباب پتہ ذیل سے جلد طلب کر لیں

کتاب گھر قادیان

عرق خضاب نمونہ شباب ؁

پندرہ سالہ مشہور و معروف ہر دلعزیز خضاب ایسا مفید اور ارزاں صرف ایک شیشی کا نفیس خوشبودار اور بیضرر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے۔ ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ باندھنے کی دقت نہیں اشتہار ہذا کو معمولی خیال نہ فرما دیں۔ ہم افضلیہ دروغ گوئی کو لعنت اور دھوکا بازی کو مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ بیکار اس بے نظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق خضاب خرید کر تکلیف و نقصان نہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی یک اونس معہ برش ۹ر علاوہ محصول ڈاک زیادہ کے خریداروں سے خاص رعایت۔

احمدی ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب قادیان

دنیا میں بہشتی زندگی ؁

اگر آپ دنیا میں بہشتی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سورۃ نور کی تفسیر فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مطالعہ کیجئے جس میں تمدنی معاشرتی اور خانگی اہم امور کے بارے میں خدا تعالےٰ کے ارشادات بتائے گئے ہیں قیمت ۲ر

تفسیر القرآن پارہ ۲۰ فرمودہ حضرت خلیفہ ثانی ۱۲ر احسانات مسیح موعود ۱ر صداقت مسیح موعود ۲ر

دفتر ایڈیٹر الفضل قادیان۔ پنجاب

امرتسر بڑی تجارت کی منڈی ہے ؁

ہر ایک قسم کا مال مثل منیاری۔ بزازی۔ لوہا۔ لکڑی۔ چمڑا شال۔ تلہ۔ گوٹا اور جس جس قسم کا چاہیں۔ ہماری معرفت منگائیں۔ انشاء اللہ عمدہ اور بکفایت روانہ ہوگا۔ نرخ دینے چاہئیں۔ نصف روپیہ پیشگی اور نصف کا وی پی یا بذریعہ بنک سارا روپیہ پیشگی روانہ کرنیوالوں کو ایک فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ اگر کسی قسم کا مال فروخت کرنا ہو تو آڑھت پر ہو سکتا ہے۔ احمدی برادرس امرتسر

ہندوستان کی خبریں

میجر بلیک کو وائسرائے ہند کی مبارکباد

شملہ ۲۱ جولائی۔ پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے ہند نے حسب ذیل تار میجر بلیک (ہوا باز جو دنیا کے سفر کے لئے نکلے اور ۱۹ر کو کراچی میں وارد ہوئے) کے نام بھیجا ہے۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے مجھے آپ کے کراچی پہنچنے پر مبارکباد پیش کرنے کی ہدایت کی اور وہ آئندہ سفر میں کامیابی کی دعا کرتے ہیں۔

فوجی کالج کے منتخب ہندوستانی طلبہ

شملہ ۲۱ جولائی۔ شاہی فوجی کالج سینڈہرسٹ کے داخلہ کے لئے حسب ذیل چار ہندوستانی امیدوار منتخب کئے گئے ہیں۔ کالج کی پڑھائی پہلی ستمبر ۱۹۲۲ء سے شروع ہوگی (۱) گوردت سنگھ ڈھلوں ولد رسالدار میجر و اعزازی کپتان رام سنگھ (۲) سردار بہادر اصغر علی ولد محمد عزیز الدین سی آئی ای ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر حال کمشنر محصولات حیدر آباد دکن (۳) جونت سنگھ ولد سردار تارا سنگھ آنریری مجسٹریٹ گجرات (پنجاب) (۴) شیخ مقبول حسین ولد خان بہادر شیخ ریاض حسین سی آئی ای آنریری اسسٹنٹ کمشنر ملتان

کلکتہ میں عورتوں کو حق رائے دہندگی

کلکتہ ۲۱ جولائی۔ کلکتہ میونسپل کارپوریشن نے بہت بحث و تمحیص کے بعد ۴ کے مقابلہ میں ۲۱ آراء سے عورتوں کے لئے حق رائے دہندگی کی تحریک پاس کی ہے۔

افغانی ہوائی جہاز

پشاور ۲۱ جولائی۔ حکومت افغانستان نے اٹلی سے جو دو ہوائی جہاز خریدے تھے۔ وہ کابل جاتے ہوئے پشاور کے اوپر سے گذرے۔

کراچی کے میونسپل سکولوں میں فیس کی معافی

کراچی ۲۱ جولائی۔ کراچی کی میونسپلٹی نے میونسپل سکولوں میں فیس لینا بند کردیا ہے۔

بردوان میں بندش گاؤکشی کے خلاف صدائے احتجاج

۱۴ جولائی کو مسلمانان بردوان کا ایک زبردست جلسہ منعقد ہوا جس میں انہوں نے میونسپل کمیٹی کے ان قواعد کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کی جن کی رو سے میونسپل علاقہ میں گاؤکشی کرنا۔ اور گائے کا گوشت فروخت کرنا ممنوع قرار دیا جا چکا ہے۔

بندے ماترم کے اکالی ایڈیٹروں کے مقدمے کا فیصلہ

۲۰ جولائی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں بھائی لابھ سنگھ اڈیٹر اکالی و پنڈت کرم چند صاحب شکل ایڈیٹر بندے ماترم کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید محض کی سزا کا حکم سنایا گیا۔

خلافت کانفرنس کا آئندہ صدر

آل انڈیا خلافت کانفرنس کا گیا میں جو آئندہ سالانہ جلسہ منعقد ہونے والا ہے۔ مجلس عاملہ نے ڈاکٹر انصاری کو بالاتفاق اسکا صدر منتخب کیا ہے۔

پولیس کا امتحان مقابلہ

شملہ ۱۹ جولائی۔ حکومت پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ انڈین (امپیریل) پولس سروس میں ہندوستانیوں کی براہ راست بھرتی کے لئے ۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء سے لاہور میں مقابلہ کا امتحان ہوگا۔ امیدواران امتحان کی عمر ۱ر اگست ۱۹۲۲ء کو ۲۱ سال سے کم یا ۲۴ سال سے زیادہ نہ ہو خاص حالات میں ۱۹ سالہ امیدوار بھی لئے جاسکینگے۔ معمولی تعلیمی استعداد ڈگری (بی۔اے) ہونی ضروری ہے۔

انجمن حمایت اسلام سے ڈاکٹر اقبال کا استعفےٰ

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے اعزازی عہدہ معتمدی سے استعفےٰ دیدیا ہے۔

نکاح و طلاق درج رجسٹر کرنے کا قانون

بمبئی ۲۲ جولائی۔ ریاست بڑودہ کی مجلس وضع قوانین میں نکاح و طلاق کے درج رجسٹر کرنے کا مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے۔

حکومت ہند کا قرضہ

شملہ ۲۲ جولائی۔ ۲۰ر جولائی تک حکومت ہند کے قرضہ میں ۰۰۱۱۳۳۵۵۴۲ روپے وصول ہو چکے ہیں۔

حکیم اجمل خان صاحب کو مسٹر گاندھی سے ملنے کی اجازت نہیں ملی

پونا سٹی ۲۱ جولائی۔ حکیم اجمل خاں صاحب نے پونا میں اپنی اور پنڈت موتی لال نہرو اور ڈاکٹر انصاری کی طرف سے مسٹر گاندھی سے ملاقات کرنے کی درخواست دی جسمیں واضح کر دیا تھا۔ کہ یہ ملاقات بالکل دوستانہ ہوگی۔ اور کسی قسم کی پالیٹکس پر بحث یا گفتگو نہیں کی جائیگی۔ جواب میں انسپکٹر جنرل نے کہا۔ کہ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں اس درخواست کو منظور نہیں کر سکتا کیونکہ ابھی حال ہی میں قیدی مذکور ایک ملاقات کر چکا ہے۔ اور ابھی قواعد جیل کے مطابق کسی دوسری ملاقات کا حقدار نہیں۔

لاہور کے عجائب گھر میں چوری

لاہور کے عجائب گھر میں نہایت پراسرار طریقہ سے زیورات کی چوری ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چور عجائب خانہ کی چھت سے شیشہ کے روشندانوں سے گذر کر اور مضبوط شیشہ دار الماری کو آگ کی مدد سے توڑ کر زیور نکال کر رفوچکر ہو گئے ہیں۔ پولیس سرگرم تفتیش ہے۔

تلوار ایکٹ سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے

صوبجات متحدہ کی قانونی کونسل میں مسٹر جعفر حسین اور چودھری [illegible] ہیں کہ ہر شخص کو تلوار اور بھالے وغیرہ رکھنے کا مجاز کیا جائے۔

سول نافرمانی ملک کیلئے مضر ہے

ڈھاکہ ۱۸ جولائی۔ دواگنج ڈھاکہ میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں قرار پایا کہ قانون شکنی خلاف قانون ہے۔ اور اگر اس پر عمل کیا گیا تو غریب کاشتکار جماعت کو اس سے سخت نقصان پہونچیگا۔

غیر ممالک کی خبریں

سر ہاؤنٹشنڈ کا قضیہ سفر

لندن۔ ۱۴ جولائی۔ دیوانِ عام میں مسٹر ہارمزورتھ نے بیان کیا کہ سر چارلس ٹاؤنشنڈ ۱۰ جولائی کو انگورہ جانے کے لئے بیروت سے روانہ ہو گئے۔ اور انہوں نے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ کہ جبکہ یونان سے صلح کی گفت و شنید ہو رہی ہو گی۔ وہ ترکی نہیں جائینگے سر چارلس ٹاؤنشنڈ جب کارلسباد سے صحت یاب ہو کر روانہ ہوئے ہیں تو انہیں پاسپورٹ دیا گیا تھا جس پر لکھا تھا کہ ترکی میں یہ پاسپورٹ نہ چل سکیگا "

کابل میں چینی وفد کی آمد

شملہ۔ ۲۱ جولائی۔ کابل سے تازہ ترین خبر مظہر ہے کہ ۷ جولائی کو چینی وفد کابل میں پہونچا۔ اور کہ عظیم اللہ خاں وزیر زراعت روما کے افغان سفیر نامزد ہوئے ہیں۔ غلام صادق خاں جو کابل کے افغان دفتر خارجہ میں اسسٹنٹ تھے۔ وہ برلن میں افغان سفیر مقرر ہوئے ہیں

لینن کی زہر خورانی کی تردید

موسیو لٹناف نمائندہ روس نے موسیو لینن کو زہر دئے جانے کی خبر کی تردید کی ہے

عراق میں برطانیہ کے خلاف کوششیں

لندن ۱۶ جولائی۔ عرب قوم پرست مسٹر چرچل کے طرزِ عمل کے سخت مخالف ہیں۔ مگر اس مخالفت کو فرد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ قوم پرست کوشش کر رہے ہیں۔ کہ صلح نامہ منسوخ کر دیا جائے۔ اور وہ نہایت سرگرمی کے ساتھ حامیان برطانیہ لیڈروں کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔

فلسطین میں ہڑتال

لندن۔ ۱۶ جولائی جینیوا سے ٹائمز کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں نے حکومت کے حامی یہود طرز عمل کی مخالفت میں احتجاج کے طور پر دکانیں بند کر دی تھیں۔ دو دن کے بعد کھول لیں۔ کئی تحریریں بطور احتجاج اشاعت کے لئے بھیجی گئیں۔

انور پاشا کا علاقہ سمر قند سے اخراج

پائونیر رقمطراز ہے کہ بالشویکوں نے انور پاشا کو مقام ہیبوں سے نکال دیا ہے۔ جو سمر قند کے جنوب میں واقع ہے اور وہ مشرق کی طرف چلے گئے ہیں۔ جہاں باغیوں کی طاقت زور پر ہے۔ بالشویکوں نے پامرسکی کے قریب قتل عام کیا ہے

سر ہنری ولسن کے قاتلوں کو سزائے موت

لندن۔ ۱۷ جولائی۔ فیلڈ مارشل سر ہنری ولسن کے قاتلوں کو سزائے موت دی گئی ہے۔

یونانی ترکی صلح کا محل گفتگو

قسطنطنیہ۔ ۱۹ جولائی انگورہ حکومت یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ یونانی ترکی صلح کانفرنس کا انعقاد بیکولس میں ہو۔ کیونکہ یہ مقام بین الاتحادی رقبہ میں واقع ہے۔ اور اس پر یونانیوں کا قبضہ ہے اس لئے حکومت انگورہ زور ڈال رہی ہے۔ کہ اسمد میں کانفرنس ہو۔ جہاں سے مصطفےٰ کمال پاشا انگورہ کے ساتھ نامہ و پیام رکھ سکیگا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ فریقین اس بات کو مان لینگے۔ کہ خلیج اسمد میں ایک فرانسیسی جنگی جہاز کے اندر یہ کانفرنس ہو۔

ہندوستان کے انقلاب پسند

لندن۔ ۱۸ جولائی سر سی۔ ایس۔ پیٹ نے دیوان عام میں ہندوستان کے انقلاب پسندوں کے جلسوں کی رپورٹوں کی طرف حاضرین کی عنان توجہ منعطف کرائی۔ لارڈ ونٹرٹن نے جواب دیا کہ انہیں پورا پورا یقین ہے کہ حکومت ہند ہر ضروری کارروائی کر رہی ہے۔ اور کریگی۔

ولایت میں ایک شاندار ہال کی تعمیر

لندن۔ ۱۷ جولائی ہز میجسٹی ملک معظم و ملکہ میری نے لندن کاونٹی کونسل کے جدید ہال کا افتتاح فرمایا۔ جو ویسٹ منسٹر پل کے قریب واقع ہے۔ اس ہال کی تعمیر کا کام بوجہ جنگ رک گیا تھا۔ اس پر چالیس لاکھ پونڈ لاگت آئیگی اور بازو ابھی باقی رہجائینگے۔ جب یہ عمارت پوری ہو جائیگی تو نو منزل بلند ہو گی۔ اور اس میں نو سو کمرے ہونگے۔ جس جگہ یہ عمارت بنی ہے اس کا رقبہ ۶½ ایکڑ ہے اس کی وضع انگریزی بیداری کے زمانہ کی ہے اور پارلیمنٹ کی عمارات سے مختلف ہے۔

شام و فلسطین پر فرانسیسی اور برطانی حکمبرداری

لندن۔ ۲۲ جولائی مجلس اقوام کی کونسل نے بالاتفاق شام پر فرانسیسی حکمبرداری اور فلسطین پر برطانی حکمبرداری کی شرائط کو منظور کر لیا ہے۔ اور ان کی تصدیق کر دی ہے

لارڈ نارتھ کلف کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ

لندن۔ ۲۱ جولائی۔ لارڈ نارتھ کلف کی خطرناک بیماری کی وجہ سے سر انڈریو کیڈ اور مسٹر والٹرنش نے ازالہ حیثیت عرفی کے مقدمات واپس لے لئے ہیں۔ یہ دونوں موخر الذکر ایسوسی ایٹیڈ اخبارات کے ڈائرکٹر ہیں

بلغاریہ نے تاوان مطالبے کو مسترد کر دیا

صوفیہ۔ ۲۱ جولائی۔ بلغاریہ نے بین الاتحادی کمشن کے ان مطالبات کو مسترد کر دیا ہے۔ جو بلغاریہ کے تصفیہ کے متعلق کئے گئے تھے۔ اور حساب کی کمشن نے معاملہ کمشن تاوان کے سپرد کر دیا ہے۔

دخانی جہازوں میں اضافہ

لندن۔ ۱۰ جولائی۔ لیونڈ کمپنی کے رجسٹروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جنگ کے بعد دخانی جہازات میں ۱۴۲۸۸۰۰۰ ٹن کی زیادتی ہوئی ہے اور سال گذشتہ سے اب تک ۲۵۰۰۰۰۰ ٹن کے جہازات کا اضافہ ہوا ہے۔ برطانیہ عظمی میں ۲۳۱۰۰۰ ٹن کی کمی ہوئی۔ لیکن برطانیہ عظمیٰ اب بھی ۱۹۰۴۳۰۰۰ ٹن وزنی جہازات کی مالک ہے اور سب سے بڑی ہے دوسرا درجہ ریاستہائے امریکہ کا ہے۔ جاپان جو قبل از جنگ چھٹے درجہ پر تھا۔ اب تیسرے درجہ پر ہے۔

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا